سوال

(90) نمازباجماعت میں بارش کے وقت نمازی کیا کریں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ صحنِ مسجد میں جماعت قائم ہونے کے تھوڑی دیر بعد بارش شروع ہوگئی:

2۔ پس مصلین کو بحالہ بھیگتے ہوئے نماز ادا کرنا چاہیے؟

3۔ یا امام ومقتدی کو بڑھ کر اندر مسجد داخل ہوکر نماز ادا کرنا چاہیے؟

4۔ یا نیتوں کو توڑ کر پھر سے جماعت قائم کی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ صورت مسؤل عنہا میں مصلیانِ مسجد بھیگتے ہوئے نماز پوری ادا کریں، اگر بھیگنے میں ان کو خوف ضرر نہ ہو۔

2۔ آگے بڑھ کر اندر داخل ہوکر نماز پوری کریں، اگر بھیگنے سے خوف ضرر ہو، بشرطیکہ آگے بڑھ کر اندر مسجد داخل ہونے میں استقبالِ قبلہ فوت نہ ہو اور بشرطیکہ اگر صحن مسجد سے داخل مسجد تک ایک صف کے قدر سے زیادہ مسافت یکبارگی اس مسافت کو طے نہ کریں، بلکہ بقدر ایک صف کے آگے بڑھیں، پھر کچھ ٹھہر جائیں، پھر کسی قدر آگے بڑھیں، پھر ٹھہر جائیں۔

3۔ اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی شرط بھی فوت ہوجائے تو پھر سے جماعت قائم کریں۔ یہ جواب فقہ کے موافق ہے۔ حدیث کا جواب چنداں اس کے خلاف نہیں ہے۔ حدیث کے تفصیلی جواب کی کارڈ میں گنجایش نہیں ہے۔ فتاوی عالمگیری (۱/۶۵ مطبوعہ مصطفائی) میں ہے: ''المشي في الصلاة إذا كان مستقبل القبلة لا يفسد، إذا لم يكن متلاحقا۔۔۔ إلى قوله: وإذا استدبر القبلة فسدت، كذا في الظهيرية، ولو مشیٰ في صلاته مقدار صف واحد لم تفسد صلاته، ولو كان مقدار صفين إن مشیٰ دفعة واحدة فسدت صلاته، وإن مشى إلى صف، ووقف، ثم إلى صف، لا تفسد، كذا في فتاویٰ قاضي خان'' اھ۔

[دورانِ نماز قبلے کی طرف چلنا نماز کو خراب نہیں کرتا، بشرطیکہ ایسا مسلسل نہ ہو۔۔۔ اگر وہ قبلے کی مخالف سمت چلے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔ ظہیریہ میں ایسے ہی ہے۔ اگر وہ اپنی نماز میں ایک صف کی مقدار میں چلے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر وہ یک مشت دو صفوں کی مقدار میں چلے تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ اگر وہ ایک صف کی مقدار میں چل کر ٹھہر

جائے اور پھر ایک صف کی مقدار میں چلے تو اس کی نماز خراب نہیں ہوگی۔ فتاویٰ قاضی خان میں بھی ایسے ہی بیان ہوا ہے]

''ردالمحتار'' (۱/۴۲۱ مطبوعہ مصر) میں ہے:

''في الحلية عن الذخيرة أنه روي أن أبا برزة رضی اللہ عنہ صلیٰ ركعتين، آخذاً بقياد فرسه، ثم انسل من يده، فمضیٰ الفرس علیٰ القبلة، فتبعه حتی أخذ بقياده، ثم رجع ناكصا علی عقبيه، حتی صلی الركعتين الباقيتين۔ قال محمد في السير الكبير: وبهذا نأخذ، ثم ليس في هذا الحديث فصل بين المشي القليل والكثير جهة القبلة، فمن المشائخ من أخذ بظاهره، ولم يقل بالفساد، قل أو كثر۔۔۔ إلی قوله: والحديث خص حالة العذر فيعمل بالقياس في غيرها''

''مروی ہے کہ ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کی لگام کو تھام کر دو رکعتیں پڑھائیں، پھر ان کے ہاتھ سے لگام چھوٹ گئی اور گھوڑا قبلے کی جانب بھاگ گیا۔ ابو برزہ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے گئے اور اس کی لگام کو پکڑ لیا، پھر اپنی ایڑھیوں کے بل واپس آئے اور باقی کی دو رکعتیں پڑھائیں۔''

امام محمد رحمہ اللہ نے ''السیر الکبیر'' میں فرمایا کہ ہم اسی سے دلیل پکڑیں گے۔ پھر یہ کہ اس حدیث میں قبلے کی جانب کم یا زیادہ چلنے میں کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے۔ مشائخ میں سے بعض نے اس حدیث کے ظاہر سے دلیل لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، خواہ وہ تھوڑی مقدار میں چلے یا زیادہ مقدار میں۔۔۔ مذکورہ حدیث عذر کی حالت کے ساتھ خاص ہے، لہٰذا اس کے علاوہ دیگر حالات میں قیاس پر عمل کیا جائے گا۔

صفحہ (۴۲۲) میں ہے:

''وإن كان بعذر، فإن كان للطهارة عند سبق الحدث أو في صلاة الخوف لم يفسدها، ولم يكره قل أو كثر، استدبر أو لا'' اھ۔

[اگر ایسا کرنا کسی عذر کے ساتھ ہو، پس اگر وہ سابقہ حدث سے طہارت حاصل کرنے کے لیے ہو یا نمازِ خوف میں ہو تو یہ نماز کو فاسد نہیں کرے گا اور ایسا کرنا مکروہ بھی نہیں ہے، خواہ یہ چلنا کم مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں، وہ پیچھے کی طرف چلے یا نہ]

جاننا چاہیے کہ اگر نمبر 2 میں کوئی ایسا عذر پیش آجائے کہ دونوں شرطوں کی رعایت دشوار ہو تو ایسے عذر کی حالت میں دونوں شرطیں ساقط ہوجاتی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 209

محدث فتویٰ